نہ ہوں۔ لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ جیسے باخبر آدمی کو مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کا علم نہ ہو جو ہجرت کر کے حبشہ میں مقیم تھے؟ کیا حضرت عمرؓ کے قول کا مفہوم یہ نہیں ہوسکتا کہ جب وہ قبولِ اسلام کے لیے دارِ ارقم تشریف لے گئے تو اس وقت وہاں صرف ۳۹ آدمی تھے اور حضرت عمرؓ کے آنے سے ۴۰ ہو گئے اور یہی حضرات دو صفوں میں مسجد حرام کی طرف نکلے۔ ایک صف میں حضرت حمزہؓ تھے اور دوسرے میں حضرت عمرؓ۔ مزید برآں اس وقت مکہ مکرمہ میں دس مسلمان عورتیں بھی تھیں اور دیگر صحابہ و صحابیاتؓ اس وقت حبشہ میں بطور مہاجرین مقیم تھے۔"

**جواب**:۔ آپ کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ ابوجہل کے چچازاد بھائی بھی تھے اور ماں جائے بھائی بھی۔ اس خاندان کے رشتوں کو اچھی طرح سمجھ لیجیے کیونکہ اسلام کی ابتدائی تاریخ سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

بنی مخزوم کے سردار مُغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے کئی بیٹے تھے جن میں سے چند یہ ہیں جن کا ہماری تاریخ سے خاص تعلق ہے۔

۱- وَلید بن مُغیرہ حضرت خالد بن ولید کا باپ۔

۲- ہاشم بن مُغیرہ۔ اُس کی بیٹی حَنتَمہ حضرت عمرؓ کی ماں۔

۳- ہِشام بن مُغیرہ۔ ابوجہل اور حارث کا باپ۔

۴- ابواُمیّہ بن مغیرہ، حضرت اُم سَلَمہ کا باپ۔

۵- ابو رَبیعہ بن مغیرہ۔ اُس نے اپنے بھائی ہشام کے بعد اس کی بیوی اسماء بنت مُخَرِّبَہ (ابوجہل اور حارث کی ماں) سے نکاح کیا اور اس سے حضرت عیاشؓ بن ربیعہ پیدا ہوئے۔ اس طرح حضرت عیاش ابوجہل کے ماں جائے بھائی بھی تھے اور چچازاد بھائی بھی۔

اسی خاندان سے مُغیرہ کے ایک بھائی اَسَد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کا بیٹا عبدِمَناف حضرت اَرقَمؓ کا باپ تھا جن کا دارِ اَرقم اسلامی تاریخ میں مشہور ہے۔

مغیرہ کے دوسرے بھائی ہِلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کا بیٹا عبدالاسد حضرت ابوسلمہؓ (ام المومنین حضرت اُم سَلَمہؓ کے پہلے شوہر) کا باپ تھا۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہجرتِ حبشہ کے بعد مکے میں جو مسلمان رہ گئے تھے